© rasailojaraid.com

آدمی میں ظرفِ "اخلاقِ الٰہی" بھی تو ہے
کسب کرسکتا نہیں کیا آدمیت کی صفات؟

پہلے بھی تم فاتحِ عالم تھے حزم وجزم سے
ہو اگر احساس، پھر ممکن ہے فتحِ شش جہات

آدمی بھولا ہوا ہے اپنی فطری قوتیں
دوسروں کے آسرے پر ہے اسی زعمِ نجات

مرثیہ خوانی، قصیدہ گوئی، رسمی شاعری
ہو نہیں سکتی کفیلِ ارتقائے قومیات

ہے ضروری قوتِ خود اعتمادی و عمل
زندگی ممکن نہیں ہے بر سبیلِ ظنیات

اک حیاتِ نو کی پھر تمہید ہونی چاہیے
ہو چکی تقلید، اب تجدید ہونی چاہیے

غزل

از جناب احسان دانش صاحب کاندھلوی

اگر محبت کے مدعی ہو تو یہ رویہ روا نہیں ہے
جو شکوہ ہے روبرو نہیں ہے جو بات ہے برملا نہیں ہے

یہ روز تجدید عہدِ الفت، یہ روز پیمانِ دلنوازی
ہزار تسلیم کر رہا ہوں مگر یقینِ وفا نہیں ہے

یہ آسماں پر ہجومِ انجم، زمیں پہ انبوہِ لالہ و گل
تجلیاں سی تجلیاں ہیں کہ ہوشِ عالم بجا نہیں ہے

عجب نہیں زحمتِ وفا سے مجھے کسی دن نجات دیدے
یہی مری بے زباں محبت جو درخورِ اعتنا نہیں ہے

مرے سفینے کو تند طوفاں جدھر بہالے ادھر بہا دے
مجھے تلاشِ خدا ہے آخر نہ ہو اگر ناخدا نہیں ہے

جتا کے مجبوریِ محبت، امیدِ مہر و وفا کے معنی؟
میں خود ہوں اپنا سکون دشمن کسی کی کوئی خطا نہیں ہے

غمِ دو عالم خدا کے شایاں، غمِ زمانہ سے خوش زمانہ
زہے غمِ ارزانیٔ محبت مجھے غمِ ماسوا نہیں ہے

بجا بجا بے شمار عارض نظر نظر کو ترس رہے ہیں
مگر یہ دل کا معاملہ ہے نگاہ سے واسطہ نہیں ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو لاکھ نامہرباں ہے لیکن میں ایسا محسوس کر رہا ہوں
تمام دنیا میں جیسے کوئی ترے سوا آسرا نہیں ہے

غمِ محبت سے دور ہٹ کر بھی سینکڑوں مشکلیں ہیں لیکن
وہ آنسوؤں میں نمک نہیں ہے وہ تلخیوں میں مزا نہیں ہے

مری محبت عقیدتوں میں پرستشوں کی حدوں سے گذری
مگر وہ یوں بے نیاز مجھ سے کہ جیسے میرا خدا نہیں ہے

حسین چہروں کی آڑ لیکر جنوں کو آواز دینے والے!
نگاہ سے ماورٰی سہی تو شعور سے ماورٰی نہیں ہے

مرے مصائب نفس نفس پر ترے کرم ہی پہ مطمئن ہیں
وہ لوگ کس طرح جی رہے ہیں جنھیں ترا آسرا نہیں ہے

یہ جانتا ہوں تری نظر ہے بلند شخصیتوں کی جویا
مگر کبھی ماننا پڑیگا جو میں ہوں وہ دوسرا نہیں ہے

یہ تیرے جلوہ کو جس نے جلوہ بنا دیا تھا تمہیں اٹھا کر
مرا وہ ذوقِ نظر سلامت خدا کی دنیا میں کیا نہیں ہے

میں حاسدانہ مخالفت کو بصیرتوں سے پرکھ رہا ہوں
مرے مذاقِ ادب سے میرا عدو ابھی آشنا نہیں ہے

بجا کہ احسانِ نامرادی امید کی اک سزا ہے لیکن
خدا مرے دوستوں کو رکھے کہ دشمنوں سے گلہ نہیں ہے

تصحیح

برہان کی اشاعتِ گذشتہ میں صفحہ ۷۳ پر ساتویں رباعی میں ایک لفظ "تشہید" چھپ گیا ہے جس پر ادارۂ برہان کی طرف سے ایک نوٹ بھی لکھا گیا تھا۔ اب مولانا سیماب اکبرآبادی کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ یہ لفظ دراصل "تشیید" تھا جو ناقل کی غلطی سے تشہید لکھا گیا اور برہان میں بھی اُس کی کتابت نقل کے ہی مطابق ہوئی۔ ناظرین اس کی تصحیح کرلیں۔ اس کے علاوہ تیسری رباعی میں "نہ اٹھے" کی جگہ "نہ جھکے" اور "زبان پہ" کی بجائے "زبان پر" پڑھنا چاہیے۔

(برہان)

© rasailojaraid.com